تعلیق 4[1]

”اولی الامر“ کی اصطلاح صرف اسلامی امارت کے پیراڈائم میں

(مرزا قادیانی کی ایک سنتِ خبیثہ پر تنبیہ)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ (النساء:59)

اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول (ﷺ) کی اور تم میں سے اولی الامر کی۔

زمانۂ حاضر میں، جب سے ملت اسلام محکوم اور مغلوب ہے، یہ بات خصوصی طور پر نوٹ کرنے کی ہے کہ: آیتِ مذکورہ میں جہاں ”أُولِي الْاَمْرِ“ کا لفظ آیا ہے، یعنی ”اختیار والے“، وہاں ”مِنْكم“ کا لفظ بھی ساتھ ہی آیا ہے یعنی ”تم میں سے“۔ ”تم“ سے مراد ظاہر ہے یہاں پر وہی ہوسکتے ہیں جو آیت میں اس سے متصل پہلے مذکور دو اطاعتوں (اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُوْلَ) کے پابند ہوں؛ اللہ کی توحید اور محمد ﷺ کی رسالت کے مومن ہوں (آیت کا خطاب ہی ”يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا“ سے ہوا ہے نیز آیت کے اختتام پر ”إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ“ کے الفاظ بول کر وہ ”ایمان“ بھی بتادیا گیا ہے جو یہاں معتبر ہے؛ پس اِس مقام پر ”مِنْكم“ کی بابت ابہام اٹھانا چہ معنی؟)۔

”اولی الامر“ کا درست سیاق اور صحیح محل واضح رہنا... یہ ان بنیادی ترین حقیقتوں میں سے ایک ہے جو مسلمانوں کے یہاں معروف چلی آئی ہیں؛ اور جس کے باعث اِس ”تیسری اطاعت“ کا اطلاق صرف اور صرف اسلامی امارت اور خلافت کے پیراڈائم میں رہتے ہوئے کیا جاتا رہا ہے؛ اور اس سے نکلنا سراسر الحاد باور ہوتا رہا ہے۔ مگر دورِ حاضر میں مرزا غلام قادیانی نے اسلام کی ان تعلیمات کو جو ”اولی الامر کی اطاعت“ سے متعلق آئی ہیں ”انگریزی اقتدار کا مطیع و فرماں بردار بن رہنے“ پر بھی بے دریغ لاگو کیا؛ اور یوں اسلامی تاریخ میں وہ

---

[1] ابن تیمیہ کے متن میں دیکھئے فصل اول، حاشیہ 4

ایک ایسی سنتِ خبیثہ کا بانی ہوا جسے بعد ازاں کئی 'غیر قادیانی' طبقے بھی طریقے طریقے سے مسلمانوں میں رائج کروانے کی کوشش کرتے رہے ہیں، بلکہ الفاظ و تعبیرات کے ہیر پھیر کے ساتھ ابھی تک کرتے چلے آرہے ہیں۔ اس 'نقطہ' نظر' کے داعی کسی وقت 'تکلف' برطرف کریں یا کھل کر اپنی بات کہنے کی 'آزادی' پائیں (جس کے نہ ہونے کا اِن کو اکثر گلہ رہتا ہے؛ لہٰذا اس 'حق گوئی' کے لیے کسی وقت ان کو جلاوطنی کی سہولت اختیار کرنا پڑتی ہے!) تو اس میں یہ کوئی باک محسوس نہ کریں گے کہ قرآن کے "اولی الامر" کا اطلاق یہ تاجِ برطانیہ اور وائٹ ہاؤس تک پر کر آئیں۔ ملکہ وکٹوریہ کی اطاعت اور وفاداری کو بھی یہ نکتہ ورانہی قرآنی دلائل سے ثابت کر دیں گے جن سے آپ اسلامی خلافت کی اطاعت و وفاداری کو واجب ٹھہراتے رہے ہیں! قرآنی "اولی الامر" سے مراد ان کے ہاں مطلق 'اتھارٹی' ہو جاتی ہے نہ کہ "دینِ اسلام" کی پابند اتھارٹی۔ زیادہ سے زیادہ یہ اُس کے 'جمہوری طور پر منتخب' ہونے کی شرط لگائیں گے؛ البتہ "پابندِ شرعِ محمدی" ہونے کی شرط لگانا غیر متعلقہ اور غیر ضروری ہی جانیں گے (کیونکہ اتھارٹی کا سرچشمہ ہیں ہی 'عوام' نہ کہ "شرعِ خداوندی"! قرآنی حوالے مانند "اولی الامر" یا "معروف ومنکر" وغیرہ تو صرف اس ہیومن اسٹ پیراڈائم کی تائید میں پیش کرنے کے لیے ہیں؛ یہ کوئی اُس سے ٹکرانے کے لیے تھوڑی ہیں!)۔

ویڈیو دستیاب ہے:

تفسیر سورۃ الحجرات

مدرس: حامد کمال الدین

"**مبادیاتِ دین کورس**" میں مدیر ایقاظ کے دو سیشنز۔

مطبوعاتِ ایقاظ سے طلب فرمائیں